سلسلہ مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن نمبر (۳۴)

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت اقتران کتاب مستطاب

شعائر اللہ

فی

اثبات فضائل شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ فضیلت پناہ کرامت دستگاہ عالیجناب مولانا محمد سلامت اللہ صاحب سلمہ الواہب

حسب الحکم

عالیجناب شیخ الاسلام والمسلمین عمدۃ الحاج مولانا و مقتدانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ صاحب عمت فیوضہ

باہتمام

مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در عثمان پریس عبد الحی واقع حیدرآباد دکن بزیور طبع مزین گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فی الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا واصلي واسلم على من ارسل رحمة للعالمين خاتم النبيين شاهدا لما كان فی الازل ومشاهدا لما يكون الى الابد ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا جعله مباركا اينما كان ونورا بل جملة اجزائه وفضلاته طاهرة ومباركة وطهورا وبسمعه سميعا وببصره بصيرا فليس كمثله شيء ولن يكون وكان بعلم الله عليما وبقدرته على كل شيء قديرا فمن استخف بشانه العلي العظيم بتنقيص جزء من اجزائه ولو شعرا من اشعاره شعيرا او نقص ما ينسب اليه ويعرف به وصغره تصغيرا كما هو ديدنه الفرقة المارقة من الدين نقيرا وقطميرا فقد اتى بامر من اعظم الكبائر واشد المنكرات نكيرا بل استحق ان يكفر تكفيرا لانه قد بدت العداوة والبغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اكبر توقيرا وصلوا ومصداق ان يقال لهم لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم وارتكبتم كبيرا وصلى الله تعالى على حبيبه الجميل الاجمل الاجل الاكمل الاعظم

الاکرم الانور المنور تنویرا و علی الہ الذین طہرہم اللہ تطہیرا و اصحابہ الذین آووہ ونصروہ معاونا وظہیرا وبارک وسلم تسلیما کثیرا امادام متبرک باثارہ الکریمۃ ویشتاق المحب الیہا ویکون طالنصیرا اما بعد فیقول الفقیر الی حبیب الحبیب غفیر ازہیرا محمد المدعو بسلامت اللہ کان اللہ ولوالدیہ فی الدنیا والاخرۃ ولا یکلہ الی نفسہ طرفۃ عین فتدمرہ تدمیرا ان ھذہ دلائل بل وسائل قلائل الی ذکر الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم اذکر بہا اخواننا تذکیرا وانکل الاعداء واکہرہم تکہیرا۔

جاننا چاہئیے کہ موے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور اُس کا تبرک اور موجب فیوض وبرکات وانوار ہونا ایسی چیز نہیں ہے جسکا انکار کوئی ادنے عقل والا بہی کر سکے اگرچہ اسکی دلائل ہزاروں ہین مگر بنظر چند دلائل یہان ذکر کرتا ہون وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل۔

پہلی دلیل قال اللہ سبحانہ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوے القلوب۔ شعائر جمع ہے شعیرہ کی اور شعیرہ کے معنی علامت ہین یعنے اللہ تعالے کی جو نشانیان ہین اُن کی تعظیم وہی کرے گا جس کے دل مین تقوی اور اللہ تعالے کا ڈر ہوا گرچہ یہ آیت خاص بدنہ کے باب مین ہے مگر

موافق قاعدہ اصول العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب جملہ نشانیوں اور اعلام دین اور علامات الٰہیہ کو شامل ہے اسیواسطے اس آیات سے اکابر نے اولیاء اللہ کی تعظیم کا قول کیا ہے کہ وجود انکا اعظم آیات الٰہیہ سے امت میں سے اور جب یہ لفظ شعائر اللہ بعمومہ شامل ہوا جمیع نشانیوں کو تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کو بدرجۂ اولےٰ شامل ہوگا پس اُسکی تعظیم جملہ تعظیم شعائر اللہ سے اور وہ بحکم آیت وشہادت الٰہی دلیل ہے تقوی القلوب کی اور اللہ تعالےٰ جسکے تقوے کی گواہی دے اُس کی قبولیت کا درجہ کیا پوچھنا۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ وَاِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ بس ہے اس سے معلوم ہوا کہ موئے مبارک کی تعظیم نکرنیوالا متقی نہیں بلکہ فاسق و فاجر ہے اور خارج طاعۃ اللہ سے معاذاللہ من ذالک

دوسری دلیل قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ۔ الآیۃ تابوت عبارت ہے اُس صندوق سے جسمیں تصویریں انبیاء علیہم السلام کی تھیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک پہنچی تھیں اور اسمیں تورات کی بعض الواح اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ تھا

جنکا واجب تسکین ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین کہ
موئے مبارک نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عصائے موسیٰ اور عمامۂ ہارون علیہما
السلام و دیگر انبیاء سے تبرک اور تسکین مین بدرجہا بڑھکر ہے
تیسری دلیل صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود موئے
مبارک حلق فرماکر تقسیم کئے ہین اگر تبرک نہ ہوتا تو تقسیم کے کوئی معنی نہین و

هذا الحديث مسطور في الصحاح و جميع كتب السير و سيأتي ان شاء الله تعالى فانتظره

چوتھی دلیل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شب معراج کی صبح کو حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک کے موئے مبارک عطا فرمائے

وقد رأينا سنده مختوما لاكابر دمشق عند السيد الجليل محمد حبيب
الله الدمشقي قد نزل في هذه البلدة رامفور سنة اثنين و العشرين
بعد الالف و الثلثمائة من الهجرة على صاحبها افضل الصلوة و السلام

پانچوین دلیل حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حضور نے چند موئے
مبارک عطا فرمائے تھے اور حضرت خالد نے اُسکو اپنی ٹوپی مین سی رکھا
تھا جب لڑائی مین وہ ٹوپی ہنگر گئے اللہ تعالے نے برکت موئے مبارک انکو
فتح دی قال الشیخ فی المدارج (بود چند موئے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
در کلاہ خالد بن الولید وحاضر نشد بانہا ہیچ قتالے را مگر آنکہ دادہ شد نصرت انتہی)
چھٹی دلیل مدارج النبوہ مین ہے فصل در کرامات و برکات آنحضرت

در چیزے که لمس کرد و مباشرت کرد آنرا در صحیح آمده که بیرون آورد اسماء بنت ابی بکر جبه طیالسه را و گفت که این جبه را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوشیده است و ما می شوئیم آنرا برای بیماران و شفا می جوئیم بآن انتہی **اقول** بدن مبارک سے مس ہونا لباس یا کسی چیز کا سبب باعث برکت و شفائے بیمار ہے حالانکہ مس و لمس ایک وصف ہے جسم مبارک و دست مبارک کا اور وہ عرض وصفت ہے تو موئے مبارک کہ جوہر اور جزو بدن مبارک ہے کیونکر متبرک اور موجب شفائے قلب و جسم بیماران ظاہر و باطن نہ ہوگا۔

ساتویں دلیل نیز مدارج النبوہ میں ہے و بود کاسۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم که آب می انداختند در آن و شفا می جستند بآن انتہی و تقریر الدلیل ما مر

آٹھویں دلیل فیہ ایضاً و آورده نمیشد نزد وے صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ یکے که دیوانگی و مس جن داشت مگر دست می زد در سینه وے و میرفت آن مس و جنون و تقریر المدعی ما مضی

نویں دلیل ایضاً فی المدارج و پیدا شدن جودت و جلادت در اسپ ابی طلحه ببرکت سواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از آن که نهایت تنگ گام بود و چنان شد که ہیچ اسپے مماشاة و محاذاة وے نمی توانست کرد

دسویں دلیل ایضاً پیدا شدن سرعت و چابکی در شتر جابر بعد از سستی و ماندگی بجنبانیدن چوبے که در دست شریف بود تا آنکه نه توانست زمام او را

نگہداشت وہمچنین سوار شدن حمار تنگ گام سعد بن عبادہ را وگردانیدن
دے تند و تیزکہ اسپ ترکی وہیچ وابہ نمی توانست بوے مسابقہ کرد ۔
گیارھوین دلیل ۔ وحرز بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ ماکہ بر پشت اسپ
نمی توانست نشست وآنحضرت بر سینہ وے زد پس گشت فارس ترین
عرب وثابت ترین ایشان انتہیٰ مدارج ۔
بارھوین دلیل ایضاً واز انجملہ دادن او دست عکاشہ را شاخ درخت
خرما در وقتیکہ بشکست شمشیر او ودر بدر گشتن آن در دست وے شمشیر
محکم وقتال کردن بدان ہمیشہ در مواقف ومشاہد تا وقتیکہ شہید شد در
قتال اہل ردت ونام این سیف عون بود وہمچنین دادن وے براے
عبداللہ بن جحش روز احد شاخ خرما وگشتن آن در دست وے شمشیر ودادن
قتادہ بن نعمان را در شب تاریک شاخ خرما وروشن شدن آن در راہ ۔
تیرھوین دلیل مفسرین نے لکھاہے کہ والشمس ضحٰہا مین محبوب
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکھڑے کی قسم ہے اور۔ واللیل اذا سجٰی
مین حضرت حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک کی قسم کھائی ہے حضرت
حق سبحانہ نے پس جیطرح دست مبارک بوجہ ید اللہ فوق ایدیہم ۔
کے موجب برکات مسطورہ ہوا اسی طرح موے مبارک بوجہ قسم کہانے
حق تعالے کے اس کی عظمت اور بزرگی آیت سے ثابت ہے ۔

پس اسکے برکات مین شبہ بے عقلی ہے جو چیز اللہ تعالے کے نزدیک
اسقدر معظم و مکرم ہو کہ خود اسکی قسم کھائی تو اُس کی مبارکی اور عظمت مین کیا
شک ہے تفسیر حسینی سورۂ والضحی مین ہے اشارت است بروشنی
روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وکنایت است از سیاہی موے وے
بیت والضحی رمزے ہم از روے چو ماہ مصطفی است معنی واللیل
گیسوے سیاہ مصطفے است پس موئے مبارک لحیۂ مبارک کے والضحی
مین اور سر مبارک کے واللیل کی قسم مین داخل ہیں —
چودہوین دلیل - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی جگہ
اور تشریف آوری کی جگہ اور عبادت کی جگہ اور جس چیز سے دست
مبارک کا مس ثابت ہوا ان سب کی تعظیم و اکرام خود حضور اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم کی تعظیم و اکرام ہے - پس موئے مبارک کی تعظیم و اکرام داخل
تعظیم و اکرام حضرت سید انام ہے - علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
مدارج مین ہے از جملہ اعظام واکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکبار
جمیع آنچہ متعلق است بوے از مشاہد و اماکن و معابد و آنچہ دست شریف
وے بدان رسیدہ و دیدہ شد ابن عمر کہ نہاد دست خود را بر جاے
نشستگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد از ان نہاد دست را بر روی خود
و امام مالک سوار نمی شد در مدینۂ مطہرہ برداشتہ خود و گفت شرم میدارم

از خدا کی سیر کیم زینے را کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم در ان خفتہ بسم
اسپ خود وبنہادہ است آنحضرت صلعم پاے مبارک خود بر آن بخشید
اسپان خود را کہ داشت ہمہ را بشافعی پس جواب داد بمانند این جواب
انتھی اقول جب نشست گاہ و قدم گاہ کی تعظیم صحابہ و تابعین و اتباع تابعین
و مجتہدین دائمہ دین سے ثابت ہوئی۔ کما فی الشفا و المواھب و السیرۃ
للشامی و الحلبی و غیرہا تفصیل ذالک تو موئے مبارک کا مرتبہ
تو قطعاً زمین و خاک مذکور سے بڑھا ہوا ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ
ادنے مسکۃ بالفہم و حلاوۃ الایمان۔

پندرھوین دلیل۔ خود صحابہ کرام سے تنصیص عظمت و برکت کی
بھی ثابت ہے بثبوت لا مرد لہ کیف وقد اتفق علیہ اصحاب
السیر د المغازی قال فی المدارج آوردہ اند کہ ابو محذورہ رضی
اللہ عنہ موے پیشانی او دراز بود چنانکہ چون مے نشست و فرو می
گذاشت آن موہا را بر زمین میرسید گفتند چرا دراز میداری این موہارا
و نمی تراشی گفت نمی تراشم از ان جہت کہ وقتے دست شریف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بآن رسیدہ۔ پس نگاہ میدارم آنہارا
تبرکاً انتہے جب ایک دفعہ کسی صحابی کے بال پر دست مبارک کا
مس کرنا موجب اس کی مبارکی و تبرک کا ہوگیا صحابہ کے نزدیک تو خود

حضور کے موے مبارک کا کیا پوچھنا اور پھر اسپر کتنی مرتبہ دست
مبارک پڑے ہونگے اور پھر ہمارے واسطے کہ ہم صحابہ کرام سے
زیادہ محتاج ہیں برکت اور تبرک حضور کے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم۔

سولھویں (۱۶) دلیل نیز مدارج میں ہے و در کلاہ خالد بن ولید موئی
چند بود از موہاے شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم تبرکاً و افتاد
کلاہ وے در بعضے از جنگ گاہہا پس محکم بربست کلاہ را تا باز نیفتد
و زمانہ بران کشید کہ چند کس از مسلمان کشتہ شدند پس انکار کردند صحابہ
این فعل را بر خالد گفت نکردم این را بسبب کلاہ بلکہ بجہت موہاے
شریف کہ دران بستہ بود نگاہ داشتہ ام تا ضائع نشود و در دست ہاے
مشرکان نیفتد و برکات آن از من مسلوب نگردد انتہے

سترھویں (۱۷) دلیل شواہد النبوت میں ہے زنے از یمامہ فرزندے
پیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آورد کہ بر سر وے رعشے بود
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آب دہان مبارک خود بر سر وے انداخت آن
رشتی نیک شد از نسل آن کودک آن علت ہرگز پیدا نیامد ہمان زن پسر
دیگر را بہمین علت پیش مسیلمہ کذاب برد آب دہان نامبارک خود را بر
سر وے انداخت سر او کل شد و در نسل وے بماند انتہی۔ اور

مدارج النبوۃ میں ہے وریخت آنحضرت از بقیہ آب وضوے خود در بیر
قبا پس خشک نشد و کم نگشت آب او ہرگز و آب دہن شریف انداخت
در چاہے کہ در دار انس بود پس نبود در مدینہ شیرین تر از وے آب
و گذشت آنحضرت بہ آبے و پرسید کہ نام این چیست گفتند نام وی
بیسان است و آب وے شور است فرمود نام وے نعمان است
و آب وے خوش پس خوش گشت آب وے و انداخت آب دہن
و در دلوے از بیر و ریخت در آن و فائح گشت از وے بوے مشک
انتہیٰ نیز اسمیں ہے و در جنگ احد تیرے بچشم قتادہ بن النعمان رسید تا آنکہ
افتاد بر رخسارہ وے پس رد کرد آنحضرت آنرا بجاے خودش
پس بہترین و تیزترین دو چشم وے شد و شکست شمشیر عبد اللہ بن
جحش پس داد آنحضرت او را شاخ درخت خرما پس گشت در دست
وے شمشیر چنانکہ در بدر بعکاشہ دادہ بود سواے ان مذکورات کے
ہزاروں برکات و معجزات آب دہن مبارک اور دست مبارک
کے کتب سیر مین مذکور ہیں اور معلوم ہے کہ آب دہن جملہ فضلات
سے اور لمس دست صفات سے ہے جب انکے آثار کرامت
و برکات اسقدر ہین تو موے مبارک جو لحیہ مبارک یا سر مبارک سے
جدا ہوئین انکے برکات مین تردد نشان محرومی ہے۔

(۱۸) اٹھارہوین دلیل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تقسیم فرمانا موے سر مبارک کو حجۃ الوداع مین صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام کا دوسرونکو عطا فرمانا اس سے بڑھکر اسکی سند اور برکات کی دلیل کیا چاہیے۔ مدارج النبوۃ مین ہے۔ بعدازان حلاق را طلبید کہ معمر بن عبداللہ نام داشت و اشارت کرد بحلاقت کہ ابتدا بجانب راست کند و قسمت کرد موہا را بر اصحاب ہر یکے را یکتارہ موئے یا دوتارہ موے نصیب رسید و موہاے جانب چپ را ہمہ بابوطلحہ انصاری داد انتہیٰ۔

(۱۹) انیسوین دلیل شواہد النبوۃ مصنفہ مولانا جامی قدس سرہ السامی مین ہے منديلے کہ بر روے مبارک وے رسیدہ بود آتش بر آن کار نمی کرد چنانچہ جماعتے مہمان انس بن مالک رضی اللہ عنہ شدند بر ایشان طعام آورد چون فارغ شد کنیزک خودرا آواز داد کہ فلان منديل را بیار آن کنیزک منديلے چرکین آورد انس وے را گفت در تنور آتش برافروز آتش بیافروخت پس بفرمود تا آن منديل را درمیان آتش انداختند بعدازان بیرون آوردند چون شیر سفید شدہ بود و ہیچ نسوختہ پرسیدند از وے کہ این چیست فرمود کہ این منديلے است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روے مبارک خود پاک کردی ہرگاہ کہ چرکین

ہشیود ورآتش مے اندازیم پاک ہشیود ونمی سوزد تھی جب ممسوس
دست مبارک کا یہ مرتبہ اور عزت وکرامت ہے اللہ تعالٰی کے
نزدیک کہ اسکو دنیا کی آگ مین نہین جلاتا حرمت وکرامت جبیب
کیوجہ سے تو موے مبارک جبیب کی اللہ تعالٰی کے نزدیک کیا
کچھ حرمت وعزت وکرامت نہوگی پس اُسکے معظمین اور متبرکین
جو شوق ومحبت جبیب سے اسکی زیارت کرنیوالے اور اسکے فیوض
وبرکات وانوار حاصل کرنیوالے اور حق تعالٰی سے فیض وکرامت
اور عزت پانیوالے ہین نار دوزخ سے کیونکر نہ محفوظ رہینگے

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیسوین (۲۰) دلیل نیز حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین ناخن مبارک کو ترشوا کر صحابہ کرام کے درمیان تقسیم فرمایا ہے
اور یہ تقسیم فرمانا نہین ہے مگر بوجہ تبرک کے اور اشارہ ہے طرف
نشانی محبوب کے جو محب کو محبوب کی طرف سے عطا ہو پس اسیطرح
موئے مبارک کی تقسیم سمجھنا چاہیے اور اس کے تبرک ہونے مین
کوئی شک وتردد نچاہئیے والمحروم محروم وبآخر ناخن انگشتان مبارک
را تقلیم کرد وآن را نیز بر مردان قسمت کرد کذا فی المدارج س ۵

اُن کے ناخن پہ فدا جان کیجئے اور ہلال عید قربان کیجئے

اکیسوین دلیل (۲۱) بول مبارک سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک
اور موجب شفائے ہر بیماری ہے جب بول کہ اخس ترین فضلات ہے
اسمین یہ برکات ہیں تو موئے مبارک کی کیا کچھہ برکات نہ ہون گے
اور کیونکر شفای باطن نہ ہوگی مدارج مین ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ
در شفا گفتہ کہ بہ تحقیق رفتہ اند قومے از اہل علم بطہارت حدثین از
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واین است قول بعضے اصحاب شافعی رح
وا ابول را مشاہدہ کردہ اند بسیارے و نوشیدہ است او را ام ایمن
کہ خدمت میکرد آنحضرت را آوردہ اند کہ شبہا در تحت سریر آنحضرت
قدحی می نہاد کہ در آن بول میکرد شبے در آن قدح بول کردہ بود چون
صبح شد فرمود یا ام ایمن بریز انچہ در آن سفال است پس نیافتند
در آن چیزے گفت ام ایمن واللہ تشنہ شدم و خوردم آنرا پس خندہ
کرد آنحضرت دام نکرد بغسل فم و نہی نکرد از عود و گفت درد نکند شکم تو
ہرگز انتہٰی۔

بائیسوین دلیل (۲۲) ایضاً فیہ بار دیگر زنے بود کہ نام وے سبرکہ بود و نیز
خدمت می کرد آنحضرت ؐ راپس بخورد بول را و فرمود آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم الصحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگز پس بیمار نمے شد آن
زن ہرگز مگو بیماری کہ دران روز از عالم رفت

(۲۳) تئیسوین دلیل در بعضے روایات آمدہ است کہ مردے بول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خوردہ بود پس بوے خوش می دمید از وے و اولاد وے تا چند پشت انتہیٰ۔

(۲۴) چوبیسوین دلیل ایضاً در روایت است کہ مردم تبرک میکردند بول و دم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اما بول مذکور شد احادیث آن۔

اقول جس ذات مبارک و مطہر کا بول و دم تبرک ہوا اُسکا موے مبارک اور شعر اطہر کا موجب برکت نہونا اس کے کوئی معنے نہین اور جب صحابہ کرام بول و دم سے برکت حاصل کرین اور خون و پیشاب کو تبرک گردانین تو ہم متبعین بدرجۂ اولیٰ موے مبارک کو تبرک گرداننا چاہئے۔ لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ۔

(۲۵) پچیسوین دلیل ایضاً فیہ و اما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ نوشیدن آن۔

(۲۶) چھبیسوین دلیل یکے حجامے حجامت کرد آنحضرتؐ را پس بیرون برد خون را و فرو برد او را در شکم خود پرسید آنحضرتؐ چہ کار کردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہان کنم آن از انکہ خواستم کہ خون شما بر زمین بریزم پس پنہان کردم آن را در شکم خود فرمود بہ تحقیق حفظ کردی و نگاہداشتی نفس خود را یعنے از دوزخ و بلا انتہیٰ۔

اقول جب خون سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کے نزدیک اتنا معظم و مکرم اور متبرک ہے کہ زمین میں ڈالنا اُسکا روا نہین رکھتے بلکہ اپنے سینہ کی تہ مین رکھتے ہین اور تبرک جانکر پی جاتے ہین اور اُسپر حضورؐ تقریر فرماتے ہین اور اُس سے منع نہین کرتے بلکہ اسکی برکات کا اسطرح اظہار فرماتے ہین کہ اس خون کی برکت سے جو تونے پی لیا اپنی جان کو تمام بلاؤن اور امراض سے محفوظ کر لیا اور تونے ہوشیاری اور دور اندیشی اور عقلمندی کی کہ میرے خون کی اسقدر عظمت کی اور اسکو تبرک سمجھا پھر ہم افتادون کو موے مبارک کی کسقدر عظمت اور توقیر چاہیے بیحد شادمانی اور شکر کا محل ہے اسلئے کہ موی مبارک کی تقسیم گویا ہمارے ہی واسطے فرمائی گئی تھی اور صحابہ کرام کو گویا ہمارے ہی لئے یہ امانت سپرد کی گئی تھی چنانچہ انھون نے وہ امانت ادا کی اسطرح تابعین عظام اور اتباع تابعین کرام سے تا اینکہ ہم تک ہماری امانت پہونچ گئی تو ہم اُسپر کیون نہ قربان ہون اور اسکی تعظیم و توقیر و تکریم کرین اور اپنے سرون پر رکھین اور اپنا فخر سمجھکر اُسپر ہر وقت نثار ہون اور اس نشانی سے محبوب اکرم کے ہمیشہ فیضیاب و بہرہ ور ہون -

ومن لم یجعل اللہ له نورا فما له من نور -

ستائیسوین (۲۷) دلیل - وارد است کہ چون مجروح شد آنحضرت

روز احد کید جراحت اور امالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاک و سفید ساخت آنرا گفتند بنید از خون را از دہن گفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا پس فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ خواہد کہ بنگرد بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوے این مرد انتہے ما فی المدارج۔

اقول جب خون مبارک کی عظمت اور اظہار محبت پر وعدہ بہشت ہے تو موے مبارک کی عظمت کرنیوالے اور اُس کی محبت و حرمت کرنیوالے ضرور مبشر بالجنۃ ہین اور منکرین اس سعادت وبشارت سے محروم ہین اُٹھائیسوین دلیل از عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کہ حجامت کرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزے پس داد مرا خون را و گفت غائب کن این را در جائے کہ کس نہ بیند در ویس نوشیدم آنرا کہ پوشیدہ ترا زان مکانے نیافتم پس گفت آنحضرت واے ترا از مردم و واے مردم را از تو کنایت کرد از قوت و مردانگی و شجاعت و شہامت کہ اورا ازان حاصل شود باعث حرب و قتال با مردم شد و وے رضی اللہ عنہ بیعت نہ کرد بہ یزید و اقامت کرد بمکہ شریفہ و مجتمع شدند بروے حجاز و یمن و عراق و خراسان و جرآن و کشت اور احجاج ابن یوسف در امارت عبد الملک بن مروان و بر دار کشید ولہ قصۃ طویلۃ

و در روایتے آمدہ کہ گفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مر عبد اللہ
بن زبیر را وقتیکہ فرو برد خون را۔ لا تمسک النار الا قسم الیمین
مساس نہ کند ترا آتش دوزخ مگر برائے سوگند حق جل و علا خوردہ۔
وان منکم الا واردھا الآیۃ و درین احادیث دلالت ست
بر طہارت بول و دم آنحضرت صلعم و برین قیاس سائر فضلات و عینی
شارح صحیح بخاری کہ حنفی مذہب است گفتہ کہ ہمین قائل است امام
ابو حنیفہ رح و شیخ ابن حجر گفتہ کہ دلائل متکاثرہ و متظاہرہ اند بر طہارت
فضلات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و شمار کردہ اند آنرا ائمہ از
خصائص وے صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المدارج للشیخ
المحدث مولانا عبد الحق الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
اونتیسوین ۲۹ دلیل احادیث متعددہ بطرق مختلفہ صحاح ستہ مین وارد
ہین کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیئے دعا مین یہ
کلمات مبارکہ فرماتے ہین۔ اللھم اجعلنی نورا و فی سمعی
نورا و فی بصری نورا و ما فی نورا و خلفی نورا و فی
شعری نورا و فی بشری نورا و فی وجھی نورا و فی ایدی نورا و فی رجلی نورا
و فی عظمی نورا و مخی نورا و کلی نورا و جزئی نورا پس موئے مبارک کی
مبارکی اور اسکا نور اور صاحب نور ہونا اس سے ثابت و ظاہر ہے

اور اوسنے چشم بصیرت والے پر روشن اور ظاہر۔ الامن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور فی الدنیا ولا فی الاخرۃ لان من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا؟

تیسوین (۳۰) دلیل قال اللہ سبحانہ ومن اصوافھا واوبارھا و اشعارھا اثاثا ومتاعا الی حین۔ جب جانورونکے بالون مین منفعت اور اثاث ومتاع یعنے برخورداری و انتفاع دنیوی نص قطعی سے ثابت ہے تو اشرف المخلوقات کے اشرف اشخاص کے موئے مبارک سے انتفاع اخروی ہونا بعید از عقل سلیم ہے کما لایخفی علی من لہ قلب سلیم وفہم مستقیم۔

اکتیسوین (۳۱) دلیل نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کے سم کے نشان کی تعظیم کرتے ہین اور حق یہی ہے کہ اپنے نبی معظم کی تعظیم اور محبت کا مقتضیٰ یہی ہے کہ ان کی ہر چیز کی تعظیم اور اوس سے محبت ہو امت کو مگر منکرین کو باوجود دعویٰ امتی ہونے کے محبت اور عظمت کی بو نہین ہے ورنہ محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی عظمت اور محبت مین کلام نہ کرتے وہ اس باب مین نصاریٰ سے بہی گئے گذرے ہین اس لئے کہ گدھے کے سم کے نشان سے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے موئے مبارک کو بال برابر بلکہ لاکھوان کروڑوان حصہ ایک
بھی اگر فرض کرو تو کچھ نسبت نہیں پس اسنے تو اس امر مین نصرانی لاکھ
درجہ بہتر ہین کہ اپنے محبوب کی نشانی کے نشان پر گرویدہ ہین واہ رے
ایمان واسلام فرقہ مارقہ کا اسی کا نام دین واسلام ہے تو ایسے اسلام
کو دور سے سو سلام ہے

تینتیسوین ۳۳ دلیل قانون لغت ومحبت سے جو واقف اور ماہر ہے
اُسپر یہہ امر آفتاب کی طرح روشن اور ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز محبوب
ہوا کرتی ہے۔

لمولفہ کوئی شئے ہو کہیں ہو اس کی طرف ہو منسوب ما ہے برابر وہی طرفین
سے نسبت میری: مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ لیلی کی گلی مین ایک
کتے کو اُس نے ایک دن دیکھا تھا جب اُسکو جنگل مین وہ ملگیا
تو پیار کیا اسکو گلے سے لگایا اسکے ہاتھ پاؤن چومے اس کے لئے دامن
بچھا دیا اُسپر اُسکو بٹھایا جب اُسپر ناواقفین قانون الفت نے
اوسپر طعنہ کیا تو اُس کے جواب مین بھی قانون الفت کا دفعہ پڑھ
سنایا مواہب لدنیہ مین ہے۔ **اشعار**۔

رای المجنون فی البیداء کلبا فجرّ لہ للاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ وقالوا لم منحت الکلب نیلا

فقال دعوا الملام فان عینی ؎ اتاہ مرتاتی حی لیلی

تثنیتین ولیل قال اللہ سبحانہ مثل نورہ کمشکوۃ الی قولہ تعالیٰ نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء درروح الارواح آوردہ کہ این نور محمدی است کذا فی التفسیر الحسینی اس آیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سراپا نور ہونا ثابت ہے اور نیز حدیث صحاح سے جو سابقاً دلیل ۹ میں گذر چکی ہر جزو اور کل کا نور ہونا ظاہرا و باطنا ثابت اور نیز نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ مین سے ہے کما فی الشفاء والمواہب و المدارج وسیرۃ الشامی والحلبی وغیرہا وہو متفق علیہ اور نیز نص قرآن سے ثابت ہے لقد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔ فالنور ہو محمد صلے اللہ علیہ وسلم والکتاب القران الکریم پس موئے مبارک کے منور اور منیر ہونے مین شبہ نہا خواہ سر مبارک کے ہون یا لحیہ مبارکہ کے اور جب اونکا منور اور منور ہونا بوجہ نور ذات یا نور صفات کے مبرہن ہوا تو انکے برکات وانوار مین شک نرہا اور یہ امر بدیہی ہے کہ نور کے سامنے جو ہوگا اسکی روشنی بالضرور اس پر پڑے گی خواہ اسکو اسکا ادراک ہو یا نہو پس موئے مبارک کے انوار وفیضان کا ہونا اور اس سے انتفاع محبین ومعظمین کے

واسطے متعین اور مبرہن ہو گیا۔ نقلاً وعقلاً ونیس وراء العبادان
قریۃ ومن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الآخرۃ
اعمٰی۔

چونتیسوین (۳۴) دلیل قال تعالے یا ایھا النبی انا ارسلناک
شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہٖ وسراجا
منیرا۔ سراج کے معنی چراغ کے مشہور ہین اور ایک معنی سراج کی
آفتاب کے بھی ہین اور قرآن مین بھی سراج کا اطلاق سورج پر وارد
ہے۔ وجعل الشمس سراجا۔ جب سراپائے رسول اکرم صلے
اللہ علیہ وسلم کا آفتاب حقیقت ہونا نص قطعی سے ثابت اور موئے
مبارک کا جزو بدن ہونا محتاج دلیل نہین اگرچہ جزو زائد ہے مثل ناخن
قدر مقطوع ومعلوم کے مگر قبل قلم ہونے کے اوسکا اتصال آفتاب
کمال سے یقیناً اس کے جمال وجلال اور عظمت اور شوکت اور
ہیبت کا باعث اور کیسا باعث اور بعد انفصال اسکا تبرک ہونا
اور اس کے برکات کا صحابہ پر فائض ہونا اور خود حبیب سے اوکی
تقسیم کا وقوع برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے اسکے سطوع انوار اور
برکات وفیضان پر ورنہ تقسیم کا فائدہ اور صحابہ پر وقوع انواع
فیضان وبرکات کا عائدہ معاذ اللہ کیا غسانہ عجائب یا داستان امیرہ

ابو عمرو عیار کا قصہ اور شیخ چلی کی حکایت ہے استغفر اللہ اور جب ایسا نہین تو پھر خفاشان منکرین کیون اس آفتاب سے آنکھین چراتے ہین اور موئے مبارک کے مشتاقون کو منہ چڑاتے ہین شرم نہین آتی کہ اسکا انکار کرین جس کے انوار و برکات کے اثبات پر اتنی ادلۂ قاہرہ اور براہین روشن و باہرہ آیات واحادیث اور دلائل عقلیہ قائم ہوئے ہین اسکا انکار اور اسکی تعظیم واکرام کو بت پرستی سمجھنا اور کہنا یقیناً موجب لعنت و پھٹکار ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام و سلاسل اولیا و مشائخ و علمائے دین الی یومنا ہذا پر جو سلسلہ نقل مین داخل و شامل ہین طعن کی بوچھار ہے بلکہ نعوذ باللہ خود شارع صلوۃ اللہ وسلامہ پر وارد ہے۔

پینتیسوین دلیل - یہ ادلہ جو ہمنے یہان تک مختصر ذکر کئے ہین منکرین پر حجت کے لئے ہین جو نور باطن کی درخشانی سے ہنوز بہرہ ور نہین اور جنکو حق تعالے نے نور ادراک باطن کا ذرہ عطا فرمایا ہے اون کے واسطے دلائل کی کچھ ضرورت نہین سہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔۔۔ گر دلیلت باید ازوی رو متاب

باطن کے چمکارہ والے کیواسطے صرف زیارت موئے مبارک بس ہے کہ وہ اپنی دلیل آپ ہی ہین بلکہ اس کے واسطے یہ دلائل و حجج ایسے ہین جیسے آفتاب کو روز روشن مین چراغ سے

دھونڈھنا ہے

زہے ناداں کہ او خورشید تاباں — بنور شمع جوید در بیابان

منکرین کے شبہ کی تقریر روشن

اور اس کا جواب دنداں شکن

منکرون مین جو پچاچل رغید کہلاتے ہین اور یہ لوگ جنکو بشیر ونذیر بناتے ہین جنکو اشرفی بیگم اور منور محل ہونیکا دعوے اجن کو واحدیت کا ادعا جن کی تحریر کا رب نام کا عرب جنکی تقریر کا فضل حفر کی زٹل اسلح عوام الناس کی آنکھون مین خاک ڈالتے ہین کہ میاں اسکی سند کیا ہے کہ یہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہین یا یہ حضور کا جبہ اور قدم شریف ہے اور بالفرض اگر وہی ہون تو اس کی زیارت سے نفع کیا جب ابی بن سلول کو حضور نے خود اپنا جبہ پہنایا اوسکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اور کچھ کام نہ آیا اور دوزخ سے نہ بچایا تو موئے مبارک یا جبہ و قدم شریف کے نقشہ کی زیارت سے کیا امید نفع اُسمین کیا دھرا ہے جس سے آخرت کا بھلا ہے یہ سانگ بدعتون کا نکالا ہے ایسی زیارت کرنے والونکا آخرت مین منہ کالا ہے اللہ رے دیدہ دہنی عقل وانصاف

بیچ کئی مومنین محبین کے حال کو اپنے قیاس سے منافقین کے حال پر
قیاس مع الفارق کا ذکر کیا سند کی یہان تک خبر نہین کہ اپنے باپکے
پہچاننے کا مبتدا کیا اور منتہی کیا اس موضوع کا محمول پہل یا موضوع
شہرت یا تواتر سے باپ کی خبر کہ یہ ہمارا باپ ہے مسلم لیکن موئے
مبارک یا جبۂ شریف یا قدم شریف کی خبر غیر مسلم تمہارے باب کی
سند مین صحابہ نہین تابعین نہین علما نہین مشایخ نہین اولیا نہین اور
موئے مبارک وغیرہ آثار شریفہ کی سند مین صحابہ و تابعین و مشائخ و اولیا
اور علماء دین ہین جلیہ بہرہ وہ مسلم یہ غیر مسلم کیون بوجہ لانسلم لانسلم دوسرے طوک
خالیہ اور بلدان نائیہ کا علم ہے یا جہل بر تقدیر اول وہی علم یہان
اور بر تقدیر ثانی وہی لانسلم میرے احادیث کی سند مستند یا غیر مستند
اگر مستند تو وہی استناد یہان اور اگر غیر مستند تو تم عامل بالحدیث
کیسے ہوئے چوتھے ان سب سے قطع نظر قرآن و رسالت کو فرمائیے
اپنا ایمان بتائیے اسکی سند کیا وہی شہرت و تواتر یا خیالی رام
و ذاکر پرشاد کی سی تو فضیلت کا شمہ بقدر علم تمہارے سر مبارک
پر ہے سر شے کی انتہا اسکی ضد سے ہوتی ہے تمہاری دینداری
کی انتہا نے تمکو بیدینی تک پہونچایا ۔ شعر

ولجدت حتی کدت تبخل حائلا للمنتہی و من السرور بکاء

شبہ کی دوسری تقریر
اور اس کے جواب کی تحریر

انہیں جو بڑے بھگت اور اشرف گویاں ہیں انکی یہ بڑے ہے کہ نماز نہیں روزہ نہیں ضروریات و واجبات و فرائض نہیں مگر زیارت پڑھتے ہیں اور موئے مبارک کے نام سے زیارت کرتے ہیں جب تارک واجب و فرض ہیں تو اس زیارت سے انکی مغفرت کی کیا امید فرائض جو اہم نوافل اغراض فرض ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ یہ عامہ مومنین محبین پر محض افترا اور بہتان اور انکی غیبت ہے جس کی حرمت نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور لاعموما یہ گمان کہ وہ تارک فرائض و واجبات ہیں کیطرح صحیح نہیں ثانیا بالفرض بعض زائرین اگر ایسے ہیں تو غایت اسکی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مرتکب کبائر ہیں پھر انقطاع امید مغفرت انسے محض بے دلیل بلکہ خروج عن سواء السبیل ہے جب حق تعالے فرمائے قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطو من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اور الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔ تو پھر مرتکب کبائر سے انقطاع امید مغفرت کیسی سمجھی جائے منکرین شفاعت البتہ

انقطاع امید مغفرت ہو ہوتا لشا مدار اصل نجات و مغفرت کا نفس ایمان پر
ہے نہ اتیان جملہ فرائض و واجبات پر جیسا کہ اہل سنت وجماعت
کا اسپر اجماع ہے پس یہ عدم امید مغفرت کب قابل اصغا و لائق
سماع ہے رابعاً احادیث صحاح مین وارد ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت فرمایا تھا کہ اُس نے ایک وقت
کی نماز نہ پڑھی اور جنت مین چلا گیا جس نے ایمان لاتے ہی جہاد مین
شہادت پائی اس سے معلوم ہوا کہ نماز و روزہ شرط دخول جنت
و مغفرت نہین تھا جس نے حضور سے پوچھا۔ متی الساعۃ
یا رسول اللہ اور حضور نے فرمایا ما اعددت لھا جب اُسنے
کہا ما اعددت کثیر صلوٰۃ و صیام لکن احب اللہ و رسولہ جواب
مین حضور نے انت مع من احببت فرمایا اور دوسری حدیث
مین عموماً المرء مع من احب ارشاد ہوا اس سے معلوم ہوا کہ مغفرت
و نجات کا دارومدار اللہ و رسول کی محبت پر ہے نہ کثرت صلوٰۃ و
صیام وغیرہا پر سادساً اصل ایمان اور حقیقت ایقان محبت اللہ
و محبت رسول اللہ ہے اور اسمین شک نہین کہ زائر بمقتضائے
محبت حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زیارت کا مشتاق
ہوتا ہے پس اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو یہ اشتیاق و زیارت اسکے

حقیقی ایمان کی دلیل کامل ہے پس حقیقی ایمان والے سے انقطاع
امید مغفرت کا سمجھنا جہالت محض ہے سابعاً ان تقریروں میں موی
مبارک کی تنقیص اور تحقیر ہے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی
کسی چیز کی تنقیص موجب خروج ایمان و اسلام ہے جیسا
کہ واقع ہے طائفہ مارقہ سفہاء الاحلام سے وسیاتی تحقیقہ
فی اٰخر الکلام انشاء اللہ العزیز العلام ھذہ کانت
جملاً معترضۃ فلنرجع الی ما کنا فیہ من ایراد
الدلائل علی الفضائل۔

(۲۶) چھبیسوین دلیل شفا میں ہے۔ نام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی دار انس فعرق فجاءت امہ بقارورۃ
تجمع فیہا عرقہ فسألہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن ذلک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو
اطیب الطیب انتہی وتقریر التقریب ما مر
غیر مرۃ۔

(۲۷) ستائیسوین دلیل نیز شفا میں ہے۔ ومنہ شرب
مالک بن سنان دمہ یوم احد ومصہ ایاہ
وتسویغہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ

لن یصیبه النار

اڑتیسویں (۳۸) دلیل ایضاً فیه ومثله شرب عبدالله بن الزبیر دم حجامته فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویل لك من الناس وویل لهم منك ولم ینكر علیه۔

اونتالیسویں (۳۹) دلیل فیه ایضاً وقد روی نحو من هذا عنه صلی الله علیه وسلم فی امرءة شربت بوله فقال لها لن تشتکی وجع بطنك ابداً ولم یامر واحداً منهم بغسل فم ولا نهاه عن عوده وحدیث هذه المرأة التی شربت بوله صحیح اخرجه البخاری فی الصحیح واسم هذه المرأة برکة وقیل هی ام ایمن کانت تخدم النبی صلی الله علیه وسلم قالت وکان لرسول الله صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان یوضع تحت سریره یبول فیه وانا عطشانة فشربته وانا لا اعلم۔

علے برکة ما دخل فی جوفك من بوله صلی الله علیه وسلم ۱۲

(٤٠) چالیسویں دلیل اسی شفاء قاضی عیاض رضی اللہ عنہ
میں ہے۔ فصل فی عادة الصحابة
فی تعظیمه علیه الصلوة والسلام واجلاله
وتوقیره الی قوله) فان عروة بن مسعود حين
وجهته قريش الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورأى من تعظيم اصحابه له ما رأى
وانه لا يتوضأ الا ابتدروا وضوءه وكادوا
يقتتلون عليه ولا يبصق بصاقا ولا يتنخم
نخامة الا تلقوها باكفهم فدلكوا بها وجوههم
واجسادهم ولا تسقط منه شعرة الا ابتدروها
واذا امرهم بامر ابتدروا امره واذا تكلم خفضوا
اصواتهم عنده وما يحدون اليه النظر تعظيما له
فلما رجع الى قومه قال يا معشر قريش اني جئت كسرى
في ملكه وقيصر في ملكه والنجاشي في ملكه واني
والله ما رايت ملكا في قومه قط مثل محمد
في اصحابه وفي رواية ان رايت ملكا قط يعظمه
اصحابه ما يعظم محمدا اصحابه انتهى اقول

وكانت الصحابة رضي الله عنهم لا تسقط من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعرة الا اخذوها وتبركوا بها ١٢

علمه اذنا تقيد يعني ما ١٢

وهذا الحديث رواه اصحاب السنن والصحاح وهو متفق على صحته وفيه نص على تعظيم الاصحاب لشعر النبي عليه الصلوة والسلام وانه كان ذلك عادة لهم فمن لم يعظم شعر النبي صلى الله عليه وسلم كالطائفة الوهابية المارقة من الدين وهم يدعون انهم عاملون بالحديث فقد خالف طريق الصحابة رضوان الله عليهم وخالف طريق اهل السنة والجماعة كافة ولنا اسوة سوءة في النجدية المحقرة لشان خاتم النبيين عليه صلوات رب العالمين۔

الثالث والعشرون دليل فيه ايضا وعن انس رضي الله عنه لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه واطاف به اصحابه فما يريدون ان تقع شعرة الا في يد رجل انتهى وهو ايضا صريح في تعظيم الصحابة شعر النبي صلى الله عليه وسلم۔

الرابع والعشرون دليل۔ ايضا فيه واعلم ان حرمة النبي صلى الله عليه وسلم بعد موته وتوقيره

وتعظيمه لازم كما كان حال حياته انتهى اقول ومن
جملة تعظيمه صلى الله عليه وسلم الواجب تعظيم
ما نسب اليه وسياتي التصريح بذلك عنقريب
فانتظره مفتشا۔

تنبيه المسوين وقيل ايضا في الشفاء من اعظامه
واكباره اعظام جميع اسبابه واكرام مشاهده وامكنته
من مكة والمدينة ومعاهده وما لمسه عليه الصلوة
والسلام او عرف به انتهى اقول فاذا كان الارض
التي وضع فيها قدمه الشريفة صارت بذلك
معظمة ودخل تعظيمها في تعظيمه وتوقيره صلى الله
عليه وسلم فشعر راسه او لحيته صلى الله عليه وسلم
كيف لا يكون معظما ومكرما غاية التعظيم والتكريم
مع كونه اعظم رتبة واعلى قدرا ومنزلة من
القدم وارضه فمن انكره فقد انكر عظمته وقدره
وخالف بداهة العقل ونظره فانما حسابه على الله
يوم القيمه حين حضره وسيعلم الذين ظلموا
اي منقلب ينقلبون۔

چوبیسویں (۲۴) دلیل فیہ ایضا وروی عن صفیة بنت نجدة قالت کان لابی محذورة قصة فی مقدم راسہ اذا قعد وارسلہا اصابت الارض فقیل لہ الا تحلقہا فقال لم اکن بالذی یحلقہا وقد مسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ انتہی۔

أقول فاذا کان الشیئ الممسوس بیدہ صلی اللہ علیہ وسلم معظما ومکرما وموقرا عند اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم فما بالنا لا نعظم شعر راسہ ولحیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد مسہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الشریفة ما لا یعلمہ الا اللہ سبحانہ ونحن احوج فی تعظیمہ وتحصیل فیضانہ من الصحابة مع غناہم بشرف الصحبة والمجالسة والمکالمة والمشاہدة جمال وجہہ الکریم علیہ افضل الصلوة والتسلیم۔

پچیسویں (۲۵) دلیل - وکانت فی قلنسوة خالد بن الولید شعرات من شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت قلنسوتہ فی بعض حروبہ فشد علیہا

قصة موی پیشانی

جدن

شدة انکر علیہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کثرة من قتل فیھا فقال لم افعلہا
بسبب القلنسوة بل لما تضمنتہ من شعر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لئلا اسلب برکتہا
وتقع فی ایدی المشرکین کذا فی الشفاء

چھیالیسویں دلیل (۴۶) رئیت ابن عمرؓ واضعا یدہ علی
مقعد النبی من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ ھکذا
فی الشفاء وتقریر المدعا ما مضی۔

سینتالیسویں دلیل (۴۷) کان مالک رحمہ اللہ تعالی
لا یرکب دابة بالمدینة وکان یقول استحیی من
اللہ ان اطأ تربة فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بحافر دابة ویروی انہ وھب الشافعی
کراعا کثیرة عندہ فقال لہ الشافعی امسک
منہا دابة فاجابہ بمثل ھذا الجواب (الشفاء)

اڑتالیسویں دلیل (۴۸) وقد افتی مالک فیمن قال
تربة المدینة ردیة بضرب ثلاثین درة
وامر بحبسہ وکان لہ قدر وقال ما احوجہ

أي ضرب عنقه تربة دفن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم يزعم انها غير طيبة كذا في الشفاء۔

أقول فاذا كانت تربة المدينة باسرها بهذه المثابة من العظمة والتوقير فوالله لشعر راسه ولحيته صلى الله عليه وسلم اولى بالتعظيم واحرى بالتكريم من التراب كما لا يخفى على احد من اولى الالباب۔

أنخ راحلتك لسبيل فيه ايضا وجدير لمواطن عمرت بالوحي والتنزيل واشتملت تربته على جسد سيد البشر واول ارض مس جلد المصطفى ترابها ان تعظم عرصاتها وتنسم نفحاتها وتقبل ربوعها وجدرانها انتهى۔

فاذا كان التراب والعرصات والربوع والجدران جديرا بالتعظيم لكونه منسوبا اليه صلى الله عليه وسلم فشعره صلى الله عليه وسلم اجدر بالتكريم وكل ذلك اظهر لمن له قلب سليم وفهم مستقيم لا ينكره

الا من له ذهن مستقیم و طبع سلیم۔

(۵۰) پچاسویں دلیل چہلم صحیح مسلم صفحہ... مطبع مجتبائی میں ہے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتی منى فاتى الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنا ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الى جانبه الايمن ثم الايسر ثم جعل يعطيه الناس۔ اس حدیث

صراحةً اور نصاً عطا فرمانا موئے مبارک کا صحابہ کرام کو ثابت اور محقق ہے اور یہ دلیل واضح ہے موئے مبارک کے تبرک ہونے اور تقسیم کی اور اس کے ساتھ تبرک حاصل کر لینے اور اسکو تبرک سمجھنے اور بطور تبرک اس کو اپنے پاس رکھنے اور اس کو لوگوں میں شائع کرنے کی کما سیاتی التصریح بذالک من شارحه الامام النووی انشاء اللہ تعالیٰ اور نیز شرح وہ احادیث جو آئندہ ہم نقل کریں گے اسی مضمون کے مصرح ہیں اور مضامین مذکورہ کی دلیل کامل۔

(۵۱) اکاونویں دلیل۔ نیز اسی صحیح مسلم صفحہ ۴۲۱ میں ہے۔ اما ابو بکر فقال فی روایة قال للحلاق ها واشار بیده الى جانبه الايمن هكذا فقسم شعره بين من يليه قال ثم اشار الى الحلاق والى جانبه الايسر

فحلقه فاعطاه ام سلیم۔

باونویں دلیل (۵۲) اسی صفحہ مسلم (۴۲۱) میں ہے واما فی روایة ابی کریب قال فبدأ بالشق الایمن فوزعه الشعرة والشعرتین بین الناس ثم قال بالایسر فصنع مثل ذلک ثم قال ھھنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة۔

ترپینویں دلیل (۵۳)۔ نیز اسی صفحہ مسلم (۴۲۰) میں ہے ثم انصرف الی البدن فنحرھا والحجام جالس وقال بیده عن راسه فحلق شقه الایمن فقسمه فیمن یلیه ثم قال احلق الشق الآخر فقال این ابو طلحة فاعطاه ایاه۔

چونویں دلیل (۵۴)۔ اسی صفحہ مسلم (۴۲۱) میں ہے۔ عن انس لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرة ونحر نسکه وحلق ناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا طلحة الانصاری فاعطاه ایاه ثم ناوله الشق الایسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بین الناس۔ اس حدیث میں جو لفظ (دعا) اور (اقسمه) ہے اس سے اہتمام شان تقسیم موئے مبارک کا خوب ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو عطا فرمایا اور تقسیم کا صراحةً نصاً امر فرمایا۔

پچپنویں دلیل ۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ (۲۱) میں تحریر فرماتے ہیں (۵۵)

هذا الحديث فيه فوائد كثيرة (الى ان قال)
ومنها التبرك بشعره صلى الله عليه وسلم وجواز
اقتنائه للتبرك ومنها مواساة الامام والكبير
بين اصحابه واتباعه فيما يفرقه عليهم من عطائه
وهديه انتهى۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تقسیم موئے مبارک کی حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امر فرمانا حضور کا اس کی تقسیم کے لئے درمیان صحابہ کے
تاآنکہ ایک ایک دو دو تار ہر ایک کے حصہ میں آئے۔ بوجہ تبرک و اظہار تبرک
موئے مبارک کے تھا۔ اور بسبب کمال غمخواری حضور کے صحابہ کے حال پر
جو عاشق زار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور واسطے حفظ اور ذخیرہ بنانے
اور جمع کرنے اور تبرکا رکھنے کے واسطے تھا تاکہ قرون آئندہ کے
شائقین کی تسلی و تشفی کا باعث ہو اور تاکہ اس کی زیارت سے
غائبین ہمیشہ کے لئے مستفیض ہوتے رہیں اور تاکہ ہر ملک میں
یہ تبرک آپ کا پہونچ جائے۔ اور قیامت تک اس کی
برکات بیحد بے ہر قریب وبعید کے محبین برکت حاصل
کریں۔

چھپنویں دلیل صحیح مسلم کتاب الفضائل صفحہ (۲۵۶) میں ہے۔ (۵۶)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ
بآنیتہم فیہا الماء فما یوتی باناء الا غمس یدہ فیہ
وربما جاؤہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا
(صفحہ ۲۵۶ ج ۲) ایضاً عن انس قال لقد رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ واطاف بہ اصحابہ
فما یریدون ان تقع شعرۃ الا فی ید رجل امام نووی اس پر
لکھتے ہیں۔ فی ھذہ الاحادیث بیان بروزہ صلی اللہ علیہ
وسلم للناس وقربہ منہم لیصل اھل الحقوق
الی حقوقہم ویرشد مسترشدہم ولیشاھدوا
افعالہ وحرکاتہ فیقتدی بہا وھکذا ینبغی
لولاۃ الامور وفیہا صبرہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المشقۃ فی نفسہ لمصلحۃ المسلمین واجابتہ
من سألہ حاجۃ او تبریکا بمس یدہ وادخالہا
فی الماء کما ذکروا وفیہ التبرک بآثار الصالحین
وبیان ما کانت الصحابۃ علیہ من التبرک
بآثارہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرکہم بادخال

یده الکریمة فی الآنیة وتبرکهم بشعره الکریم
وذکر امهم ایاه ان یقع شئ منه الا فی ید رجل
سبق الیه انتہی۔

ستاونویں (۵۷) دلیل۔ نیز صحیح مسلم صفحہ ۲۵۷ باب طیب عرقه
صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ میں ہے عن انس بن
مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یدخل بیت ام سلیم[1] فینام علی فراشها ولیست
فیه قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشها فاتت
فقیل لها هذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک
علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقه
علی قطعة ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتها[2]
فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصره فی قواریرها
ففزع[3] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین
یا ام سلیم فقالت یا رسول اللہ نرجو برکته لصبیاننا
قال اصبت۔ **اقول** اس حدیث سے عرق مبارک کا مبارک اور تبرک
ہونا اور اسے تبرک جاننے والے کو اور اس کے ساتھ برکت کے طالب کو مصیب کہنا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف ثابت ہے اور اسمیں شک نہیں کہ موئے مبارک کا

[1] کانت محرما له صلی اللہ علیہ وسلم انتہی
[2] العتیدة کالصندوق الصغیر یکون فیها طیب ... نووی
[3] فزع استیقظ ۱۲ نووی

مرتبۂ نفس تبرک ہونیں نسبت عرق اطہر کے بدرجہا بڑھ کر ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ مسکۃ بالفہم پس موئے مبارک کو تبرک جاننے والے اور اسکے برکت حاصل کرنے والے اور اس کی زیارت سے حصول برکت کے امیدوار بے شبہ مصیب اور رحمت الٰہی کے امیدوار اور اس پر طعن و شبہ کرنے والے قطعاً خطاوار یقیناً گنہگار بلکہ یہ انکار بوجہ لزوم استخفاف شانِ حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بالضرور موجب پھٹکار۔

اٹھاونویں (۵۸) دلیل۔ ابو داود صفحہ (۲۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر ثم رجع الی منزلہ بمنیٰ فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق رأسہ الایمن فحلقہ فجعل یقسم بین من یلیہ الشعرۃ والشعرتین ثم اخذ بشق رأسہ الایسر فحلقہ ثم قال ھھنا ابو طلحۃ فدفعہ الی ابی طلحۃ

ترجمہ مختصر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن رمی جمار کرکے اپنی ٹھیرنیکی جگہ تشریف لائے جو منیٰ میں تھی اور قربانی کرنے کے بعد نائی کو بلوایا۔ اور اپنے

سر مبارک کے سیدھی جانب اس کو دی۔ اور اس نے اسکو مونڈا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے تقسیم کرنے لگے درمیان ان صحابیوں کے جو حضور کے پاس اور متصل تھے ایک ایک دو دو موئے مبارک پھر الٹی جانب سر مبارک کی منڈوائی اور فرمایا یہاں ابو طلحہ ہیں سو ابو طلحہ کو وہ موئے مبارک عطا فرمایا **قول** اس حدیث سے حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود تقسیم کرنا موئے مبارک کو ثابت ہے اور منشاء اس تقسیم کا درمیان صحابہ کے تھا گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی ان کے پاس رہے اور اس سے ان کو برکت حاصل ہوتی رہے اور ان کے ذریعے سے اور لوگوں کو جو دور و دراز کے رہنے والے اور غائب ہیں اسکے برکات پہونچیں اور وہ اس سے مستفیض ہوں

فالمعترض علی متخذی شعرہ المبارک مبارکا و تبرکا فی الحقیقۃ معترض علی صاحب الشرع ولا یخفی ما فیہ من الشناعۃ والقباحۃ بل البغض والعداوۃ اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من امثال ھذہ الجسارۃ الموجبۃ لسلب الایمان عند اھل الایقان۔

اونسٹھویں دلیل (۵۹) مشکوٰۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ کے صفحہ ۲۳۲ میں ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أتى منى - فأتى الجمرة فرماها ثم أتى منزله بمنى ونحر نسكه ثم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الأيمن ثم دعا ابا طلحة الانصاري فاعطاه اياه ثم ناول الشق الأيسر فقال احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس متفق عليه -

اقول اس روایت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امر فرمانا حضرت ابو طلحہ انصاری کو تقسیم موئے مبارک کے لئے ثابت ہے اور منشا اس امر کا بھی وہی ہے جو مذکور ہوا یعنے مستفیض ہونا صحابہ وغیرہم کا حضور کی نشانی اور موئے کے تبرک سے بہر حال خواہ حضور نے خود تقسیم فرمایا صحابہ میں یا امر فرمایا تقسیم موئے مبارک کے ساتھ دونوں صورتوں میں موئے مبارک کا تبرک ہونا اور اس تبرک سے خلق کو فیض پہونچانا ثابت و مبرہن ہے -

دلیل ساٹھویں (۶۰) مکہ شریف اور مدینہ شریف کے نقشے کاغذ پر کھینچے ہوئے کی عظمت اور گھروں میں اس کے رکھنے سے برکت متفق علیہ جمہور علمائے اعلام بلکہ کافہ اہل اسلام ہے پھر موئے مبارک کی عظمت و برکت جو خدائی نقشہ ہے کیا اس کاغذی نقشہ منقوشہ مخلوق سے بھی کم ہوگی ؟ ع بریں عقل و دانش بباید گریست -

دلیل اکسٹھویں (۶۱) مزار اقدس اور روضہ مقدسہ کی تصویریں کتب احادیث وسیر وغیرہا میں صدہا برس سے بنتی چلی آرہی ہیں۔ بلکہ زمانہ مشہود لہا بالخیر یعنے تابعین واتباع تابعین سے لیکر قرناً بعد قرن آج تک بنائی جارہی ہیں تو کیا کوئی فریادی بیدادی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ کاغذی پیراہن پیکر تصویر مزار روشن وروضہ رشک گلشن کا مرتبہ موئے مبارک حضرت ختم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا چڑھا ہے۔ تبرک اور تعظیم کے باب میں حاشا وکلا۔ اور اگر عقل وانصاف کا خون کرکے یہی تصویر کشی ذہن وہی ہیں مستحضر ہو تو اسکے مجنون ہونے میں کسی عاقل کو تردد نہ ہوگا۔

دلیل باسٹھویں (۶۲) اس سے بڑھکر اور سُنیئے ذرا یہاں سر دھنئے مکہ شریف اور مدینہ منیف اور مزار انور اور روضہ منور تو بڑی چیزیں ہیں۔ ان کی تصاویر اور نقشے اگر متبرک اور معظم ومکرم مان لیئے گئے تو چنداں محل تعجب اور مقام استعجاب اولی الالباب نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل بے بہای لعل بہا کی تصویر وتمثال وہ معظم ومکرم ہیں کہ مذاہب اربعہ کے علمائے دین واساطین شرع مبین ان کو آنکھوں سے لگاتے ہیں تبرکاً وتعشقاً اس کو چومتے ہیں۔ اور بناتے ہیں۔ اور اس کے بنانے اور پاس رکھنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

اوراس کے برکات اور موجب تسلی وتشفی قلوب عشاق ہونیکی تصریح فرماتے

فاعتبروا یا اولی الابصار واحترقوا ایہا الاشرار علے رغم

تعال الابرار وارحل الاخیار -

دلیل تریسٹھویں (۶۳) امام ہیثم بن قسطاس تابعی مدنی نے اور محدث جلیل القدر

ابونعیم صاحب حلیۃ الاولیاء وابوالفرج ابن جوزی حنبلی علامہ

تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر امام ابن عساکر علامہ سید سمہودی

شافعی صاحب کتاب الوفا وخلاصۃ الوفا عارف باللہ محمد سلیمان

جزولی صاحب دلائل وحافظ محقق ابن حجر مکی شافعی صاحب

جوہر منظم علامہ حسین بن محمد صاحب الخمیس فی احوال النفس النفیس

صلی اللہ علیہ وسلم وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح

مواہب شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب

علامہ محمد بن عمر حافظ رومی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ

خلاصۃ الوفا وغیرہم نے قبور مقدسہ حضرت خاتم صلی اللہ

علیہ وسلم وصدیق اکبر وفاروق اعظم صلی اللہ علیہ وعلیہما وسلم کے نقشے

بنائے انکو معظم ومکرم سمجھے اور سمجھائے زیارت وتقبیل کی ہدایت فرمائی

اگر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھو اور اگر دیکھے ہو تو ایمان لاؤ یا انپر اعتراض بناؤ -

اور بے دین کہلاؤ اختیار بدست مختار ہے

گر بہ مسکین اگر پر داشتے	تخم گنجشک از جہاں برداشتے
ویں دو شاخ گاؤ گر خر داشتے	ہیچکس بے زور ان نگذاشتے

وسیلہ چونسٹھواں (۶۴) مطالع المسرات شیخ علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی ورضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ المبارکۃ موافقۃ وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ ومن فوائد ذلک ان یزور المثال من لم یمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا ویلثمہ ویزور ویزداد فیہ حبا وشوقا ترجمہ مولف رضی اللہ عنہ نے فصل اسمائے حسنیٰ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بڑھائی تبعیت وموافقت امام تاج الدین فاکہانی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں قبور مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جسکو روضہ مقدسہ کی زیارت میسر نہ ہو وہ اس نقشہ پاک کی زیارت کرے۔ مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دلمیں بڑھے ۔

اوّل ۔ جب روضہ مبارک کا نقشہ کاغذ پر کھنچا ہوا ایسا معظم و مکرم اور مبارک ومحترم ہے ۔ کہ اس کی زیارت کرنی چاہیئے ۔ خصوصاً اُس شخص کو جسے اصل روضہ مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی ہو اور زیارت تصویر روضہ کی موجب ہے ازدیاد شوق و محبت مشتاق کی تو حضور کے جبہ شریف یا قدم شریف یا موے لطیف یا اور آثار متبرکہ کیونکر قابل اعزاز احترام اور لاکھ اکرام نہ ہوں ۔ اور ان کی زیارت مشتاقوں کو کیوں کر موجب زیادت شوق و غرام نہ ہوں ۔ جب نقشہ روضہ رشک روضہ رضوان لایق اہتمام واشاعت تمام ہو تو خود محبوب کے جزو اور خاص ملبوس اور اثر منور وقدوس کیوں نہ سزاوار کروڑ اہتمام اور احق بے شمار اشاعت بین الانام کے ہوں ۔

دلیل پینسٹھویں ط(۶۵) اسی مطالع علامہ فاسی قصری میں ہے قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقة یقول فیه انه ینبغی لذاکر اسم الجلالة من المریدین ان یکتبه بالذهب فی ورقة ویجعله نصب عینه فاذا اصور قاری هذا الکتاب الروضة صورة حسنة وخصوصاً بالذهب فهو من معنی ذٰلك ترجمہ میں نے بعضے علماے مشرق کی

کتاب میں دیکھا کہ وہ بعض ایں فرماتے ہیں جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے تو اُسے چاہیے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھکر اپنے پیش نظر رکھے پس جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضہ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے لیگا بلکہ آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

دلیل چھیانویں (۹۶) - ایضاً فیہ قد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار کیفیۃ التربیۃ بہا انہ اذا کمل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرآۃ باطنہ ویتألف معہا تألفا یتمکن بہ من الاستفادۃ من اسرارہ والاقتباس من انوارہ صلی اللہ علیہ وسلم فان لم یرزق تشخص صورتہ فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متی ذکرہ فان القلب متی ماشغلہ شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت (الی کلامہ) فیحتاج الی تصویر

الروضة المشرفة والقبور المقدسة ليعرف صورتها

ويشخصها بين عينيه من لم يرفعها من المصلين عليه

في هذا الكتاب وهم عامة الناس وجمهورهم

ترجمہ۔ بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے

تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں۔ کہ

جب ذاکر لا الٰہ الا اللہ کو محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے کامل کرے تو چاہیئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور

اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں

تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں

جم جائے۔ اور اس سے وہ الفت پیدا ہو۔ جسکے سبب اسکے حضور کے

اسرار سے فائدے لے۔ حضور کے انوار کے پھول چنے۔ اور جسے

یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے

حاضر ہے۔ اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے۔ تصور میں مزار اقدس

کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز میں مشغول ہو جاتا ہے

پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضہ مطہرہ اور قبور مطہرہ

کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے

ان کی زیارت نہ کی۔ اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں۔

اور ذکر کے وقت ان کا تصور زمین پر ہوتا ہے **اقول** جب خیال میں تصور جو سنے گئے ہیں حضرت نبوی اور حضرات صدیق و فاروق کے نقشے اور تصویر کی حاجت ہوتی ہے تو بہ آثار محبوب کی زیارت بدرجہ اولیٰ محل ضرورت ہوگی پس ان جو بدعت کہتے ہیں تصور محبوب کو نماز میں ناجائز کہنے والے اور معاذ اللہ گاؤ و خر کے تصور سے اس کو بدتر جاننے والے ہیں جیسا کہ وہابیوں کے پیر نے اپنی صراط مستقیم میں خیال باندھا وہ خدا و رسول خدا سے لڑنے والے ہیں اپنے خیال بدتر از خیال گاؤ و خر پر اڑنے والے ہیں۔ خدا و رسول خدا نے نماز میں السلام علیک ایھا النبی کا حکم کیوں دیا تھا اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اعظام و اکرام کیوں کیا **مصرعہ** چہ داند بوزنہ لذات ادراک **مصرعہ** چوں ندید ند حقیقت رہ افسانہ زدند مجنوں کے لئے ریت کا تودہ کاغذ اور اپنی انگلی کا قلم لیلیٰ کی نام کی تصویر کے واسطے موجب تسلی و آرام اور یہ مسلمان بنام محبوب حقیقی کے آثار و خیال و نام سے کہنے والے رام رام واہ رے ایمان اور شاباش اے اہل اسلام۔

مثنوی شریف

دید مجنوں را یکے صحرا نورد — در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم — می نمودے بہر کس نامے رقم
گفت ای مجنون شیدا چیست این — می نویسی نام بہر کیست این

گفت شوقِ نامِ لیلیٰ میکنم	خاطرِ خود را تسلی میکنم

دلیل ستائیسویں۔ نیز اسی کتاب مستطاب میں ہے۔ وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنه وذکروا لہ خواص وبرکات وقد جربت۔ ترجمہ علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا۔ اور اس کے لیے وہی اکرام واحترام ٹھیرایا جو اصل کے لیے ثابت تھا اور اس نقشہ مبارک و تصویر نعل کے لیے خواص وبرکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے۔

دلیل اٹھائیسویں (۲۸)۔ اسی میں ہے۔ وقالوا فیه اشعارا کثیرة والفوا فی صورته وروه بالاسانید وقد قال القائل ؎

اذا ما الشوق اقلقنی الیها	ولم اظفر بمطلوبی لدیها
نقشت مثالها فی الکف نقشا	وقلت لناظری اقصر علیها

ترجمہ نعلِ مبارک کے نقشے اور اس کے شوق کے باب میں علمائے دین نے بہت سے اشعار کہے ہیں اور اس کے نقشے اور تصویر کے باب میں رسالے تصنیف کیے۔ اور اس کو سندوں کے ساتھ روایت کیے۔ اور کہنے والے

نے کہا جب اس کے شوق کی آگ میرے سینہ میں بھڑکتی ہے اور کا
دیدار میسر نہیں ہوتا تو اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچکر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر
دلیل اٹھترویں علامہ تاج الدین فاکھانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
فجر منیر میں فرماتے ہیں۔ من فوائد ذلک ان من لم
یمکنہ زیارۃ الروضۃ فلیبرز مثالہا
ولیلثمہ مشتاقا لانہ ناب مناب الاصل
کما قد ناب مثال نعلہ الشریفۃ مناب
عینہا فی المنافع والخواص بشہادۃ التجربۃ الصحیحۃ
ولذا جعلوا لہ من الاکرام والاحترام ما یجعلون للمنوب عنہ
ترجمہ روضۂ مبارکہ کے نقشے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل
روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملے۔ وہ اس کی زیارت کرے۔
اور شوق دل کے ساتھ بوسہ دے کہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے
جیسے نقشۂ نعل مقدس منافع وخواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے
جس پر صحیح تجربے شاہد عدل ہیں۔ اور اسی واسطے علمائے دین نے نقشے کی تعظیم
واعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔
دلیل ستترویں ۔ دلائل الخیرات کی شرح جو خود مصنف کی ہے اس میں
مرقوم ہے۔ انما ذکرتہا تابعا للشیخ تاج الدین

الفاکہانی فانہ عقد فی کتابہ الفجر المنیر بابا فی

صفۃ القبور المقدسۃ وقال ومن فوائد ذلک الخ

دلیل اکیس‌ویں (۲۱) امام ابو اسحاق ابراہیم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ نعل مبارک کے بیان میں مستقل کتاب تالیف کی نیز ان کے شاگرد شیخ ابو سلیمان بن عساکر نے عمدہ کتاب اس باب میں مسمی بہ خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ حدیث نے مثل کتب حدیث کے روایۃً وسماعاً وقراءۃً اعتنا سے تام کیا اور الیاہی اور علماء نے اس باب میں تصانیف کیں چنانچہ علامہ قسطلانی شارح صحیح البخاری مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ قد ذکر

ابو الیمن بن عساکر تمثال نعلہ الکریم

علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم فی جزء مفرد

روایۃً وقراءۃً وسماعاً وکذا افردہ بالتالیف

ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن خلف السلمی

المشہور بابن الحاج من اھل المریۃ بالاندلس

وکذا غیرھما۔

دلیل بائیس‌ویں (۲۲) نیز مواہب میں ہے۔ وللہ در ابی الیمن بن

اور اللہ عزوجل ہی کے لئے خوبی ابو الیمن بن

عساکر حیث قال۔

عساکر کی بیٹے نے کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف نعل شریف میں لکھا جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

نظم

یا منشدا فی رسم ربع خال　　ومناشد الدوارس الاطلال
دع ندب آثار وذکر مآثر　　لاحبة بانوا وعصر خال
والثم ثری الاثر الکریم فحبذا　　ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بها خدا وعفر وجنة　　وفی تربها وجدا وفرط تغال
یا شبه نعل المصطفی روحی الفداء　　لمحلك الاسمی الشریف العال
هملت لمرآك العیون وقد نائت　　مرقا العیون بغیر ما اهمال
وتذکرت عهد العقیق فناثرت　　شوقا عقیق المدمع الهطال
اذ کونتی تذ مالها قدم العلی　　والجود والمعروف والافضال
لو ان خدی یحتذی نعلا لها　　لبلغت من نیل المنی آمال
او ان اجفانی لوطء نعالها　　ارض سمت عز ابذا الاذلال

دلیل تحریر نیز امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں قصیدہ غرا شیخ ابو الحکم سے بعض ابیات مرقومۂ ذیل نقل کئے۔ اور اس قصیدہ کی مدح میں ما احسنہا فرمایا اور وہ قصیدہ نقشۂ نعلِ مبارک کے وصف میں ہے۔

مثالٌ لنعلیٌ من اُحب هويةً — فها انا فی یومی و لیلی لاثمه

اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں رکھتا ہوں — اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں

اَجرّ علی راسی و وجهی ادیمه — والثمه طوراً وطوراً الازمه

سر اور منہ پر اسے رکھتا ہوں — اور کبھی چومتا ہوں اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں

اُمثله فی رجل اکرم من مشٰی — فتبصره عینی وما انا حامله

جب میں تصور باندھتا ہوں اسکو محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے — گویا میں اپنی آنکھوں سے وہ جگہ میں دیکھ لیتا ہوں

احرك خدی ثم احسب وقعه — علی وجنتی خطواً هناك يداومه

اس نقشۂ پاک کو اپنے رخسارہ پر رکھکر جنبش دیتا ہوں — گویا اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں

ومن لی بوقع النعل فی حرّ وجنتی — لماشٍ علت فوق النجوم براجمه

آہ کون ایسی صورت کر دے کہ وہ پاؤں مبارک جو آسمان سیم کے ستاروں کی سروں پر بلند ہوئی انکی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارہ پر پڑے

ساجعله فوق الترائب عوذةً — لقلبی لعلّ القلب یبرد حاجمه

میں نقشۂ نعل مبارک کو اپنے سینہ پر لٹکا تعویذ بنا کر باندھوں گا — شاید دل کی سوزش کو آرام ہو اور چین پائے

واربط فوق الشؤون تمیمة — لجفنی لعلّ الجفن یرقاء ساجمه

اور میں اس نقشۂ نعل مبارک کو اپنی آنکھوں کے لئے تعویذ بنا کر — باندھوں گا شاید بہتی پلکیں رکیں

الا بابی تمثال نعل محمد — لطاب احاذیه وقدس خادمه

میں قربان تصویر کفش مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا باپ قربان — کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک کیا جائے

یود هلال الافق لو انه هو — یزاحمنا فی لثمه ونزاحمه

افق کا چاند آرزو کرتا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشۂ مبارک کے — بوسہ میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے

وغنت باغصان الاراک حمائمہ	سلام علیہ کلما ہبت الصبا
اور جبتک درخت اراک کی ٹہنیوں پر کبوتر اس کی گائیں	اللہ تعالیٰ کا سلام اترے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جبتک باد صبا چلے

دلیل چوتھویں نیز مواہب میں ہے۔ من بعض ماذکر من فضلہا

وجرب من نفعہا وبرکتہا ماذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید

وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت ھذا المثال لبعض الطلبة

فجاء نی یوما فقال رایت البارحۃ من برکۃ ھذا النعل

عجبا اصاب زوجی وجع شدید کاد یھلکھا فجعلت النعل

علی موضع الوجع وقلت اللھم اشف ببرکۃ ھذہ النعل فشفاھا اللہ للحین

ترجمہ اس نعل مبارک کے نقشہ کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تحریر میں آئے ان میں سے وہ ہے جو شیخ صالح صاحب ورع و تقوی ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اور تصویر اپنے بعضے شاگردوں کو بنا دی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری بی بی کو سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی میں نے اس تصویر مبارک کو درد کی جگہ پر رکھکر یہ دعا کی کہ الٰہی اس کی برکت سے شفا دے اللہ جل جلالہ نے فوراً شفا بخشی۔

دلیل پچھتروں ایضاً قال العلامۃ القسطلانی

عن ابی اسحاق عن شیخ شیخہ وما جرب من برکتہ

ان امسکہ عندہ متبرکا بہ کان امانا لہ من

بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین

کل حاسد وان امسکہ الحامل بیمینہا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر

امرہا بحول اللہ تعالی وقوتہ ترجمہ نقشہ نعل مبارک کی آزمائی

ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے

ظالموں کے ظلم سے اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک

ہر شیطان سرکش اور حاسد کی چشم زخم سے اس کی پناہ ہوجائے اور

عورت حاملہ شدت درد زہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایت

الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

دلیل چہارم اس نقشہ نعل مبارک کے باب میں علمائے دین کی

کثیر تصنیفات و تالیفات ہیں منجملہ ان کے علامہ تلمسانی کی النفحات التبریۃ

فی وصف خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتح المتعال فی مدح خیر النعال

مشاہیر سے ہیں ۔ ان میں اور ان کے غیر میں عجائب فضائل و برکات

و مجربات و قضائے حاجات جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے

اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے کثیر مذکور ہیں جس کا جی چاہے

مطالعہ کرے اور جن علمائے دین نے نقشہ مبارکہ بنایا اور بنوایا اور تلامذہ کو

عطا فرمایا اس سے تبرک کیا اس کے مدائح لکھے، اس سے فیوض و برکات حاصل کیئے۔ سر آنکھوں پر رکھنے اور بوسے کی ترغیبیں دیں، احادیث کی طرح اس کی روایات کا اہتمام فرمائے، اس قدر ہیں کہ ان کے نام مبارک کی فہرست لکھی جائے تو دفتر طویل چاہیئے۔ انہیں علمائے محققین و اساتین شرع متین سے امام عبد اللہ بن عبد اللہ مدنی اجل تبع تابعین سے ہیں جو امام مالک رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور حقیقی بھتیجے اور اکابر علمائے مدینہ سے ہیں از انجملہ امام حافظ الحدیث زین الدین عراقی علامہ ابن حجر عسقلانی کے استاذ از انجملہ علامہ ابو زرعہ عراقی اور امام بلقینی اور امام سخاوی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہم حفاظ حدیث اور ائمہ معتمدین ہیں جن کی جلالت شان و عظمت اظہر من الشمس اور متفق علیہ اہل تحقیق ہے۔ اقول جب نقشۂ نعل شریف کے یہ فیوضات و برکات ہیں صرف تشابہ من وجہ کی وجہ سے اور شرف نسبت سے تو موئے مبارک جو عین جزو ہے حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکے برکات و فیوضات اور اس کے کرامات اور اس سے قضائے حاجات و دفع بلیات کا کیا پوچھنا۔ اگر برکات و فیوضات اور کرامات و قضای حاجات و دفع بلیات موئے مبارک سے جو وقوع میں آئے ہیں اور آتے ہیں کوئی لکھنا چاہے تو احاطۂ تحریر میں ہرگز نہیں آسکتے نہ حیطۂ تقریر میں ان کی گنجائش اور موجب برکات ہونا اس کا تو خود تقریر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تجربہ صحابہ

اور تقسیم حضور پرنور سے ثابت اور مبرہن ہوچکا فلا اذہیل الکلام باشاذۃ شبہات اہل تشرّد یہاں تک جو اولہ نہیں ہیں نے لکھے وہ موافق مسلک ارباب ظاہر کے ہیں اور جو ارباب باطن ہیں ان کے واسطے ان اولہ کی کچھ ضرورت نہیں ان پر برکات اور فیضان و انوار موئے مبارک کے آفتاب کی طرح بلکہ اس سے زائد روشن ہیں ؎

زہے ناداں کہ او خورشید تاباں	بنور شمع جوید در بیاباں

یعنے انکے واسطے ان اولہ سے اثبات ایسا ہے جیسے چراغ سے خورشید کو ڈھونڈھنا

آفتاب آمد دلیل آفتاب	گر دلیلت باید از وے رو متاب

دلیل اہل تشرّد منکرین جو موئے مبارک کے تبرک اور اس کے فیض سے انکار کرتے ہیں۔ اور قائل ہیں اس کے عدم تبرک و عدم عظمت کے اس قول سے انہوں نے ساری امت اور سواد اعظم کو معاذ اللہ گمراہ جانا صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک کے علمائے صالحین کو جو قائل ہیں موئے مبارک کے تبرک اور فیضان کے اور آئندہ اس قول سے اپنے خلف معتقدین کے سواد اعظم حق سے پھیرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہیں اس سے انپر سخت خوف کفر کا عائد ہوگا شفا میں قاضی عیاض میں ہے نقطع بتکفیر کل قائل قولاً یتوصل بہ الی التضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے امت کو گمراہ ٹھرانیکی طرف راہ نکلے یا وہ اپنے زعم میں امت کو

گمراہ ٹھہراوے وہ یقیناً کافر ہے انتہیٰ۔

(۱۰۹)

دلیل انانوشی۔ جو موئے مبارک سندی ہیں جن کے اسناد میں صالحین علما اور سادات فضلا اور اتقیا چلے آتے ہیں اور وہ مشہور بحد تواتر کو پہنچے ہیں ان کے انکار سے اور اس تبرک کو نہ ماننے سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر معاذ اللہ تجویز کذب ہے۔ کما لایخفیٰ اور کذب ابنیا مطلقاً موجبات کفر سے ہے۔ بالاتفاق شفا میں ہے۔ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذالک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر بالاجماع ترجمہ جو اللہ کی وحدانیت و نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ ابنیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جانے اور ان کو ان کی بات میں کاذب مانے خواہ اپنے زعم میں اس میں کسی مذہب کا ادعا کرے۔ یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے انتہیٰ۔ نیز اسی میں ہے۔ قال ابو حنیفۃ واصحابہ علی اصلہم من کذب باحد من الانبیاء او تنقص احدا منہم او برئ منہ اوشک فی شیء من ذالک فہو مرتد۔

(۱۱۰)

دلیل اسی۔ سابقاً مدارج النبوۃ اور شفا وغیرہ سے گذر چکا کہ موئے مبارک

اور جملہ آثار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم عین تعظیم حضرت معظم اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے۔ پس موی مبارک یا کسی اثر کے آثار فیض انوار حضور سے تحقیر و استخفاف
و تنقیص و توہین معاذ اللہ خود حضور کی شان اعلیٰ و اجل و اعظم و اکرم و افضل کی
تحقیر و استخفاف و تنقیص و توہین ہے۔ اور حضور کی تحقیر و توہین و استخفاف
بلا خلاف کفر ہے۔ خواہ تصریحاً ہو یا تلویحاً اشارۃً و کنایۃً ہو یا صراحۃً و علی رق
بہر حال کفر ہے بالاتفاق شفا شریف میں ہے۔ وکذلک
من اضاف الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعمدا الکذب
فیما بلغہ واخبر بہ او شک فی صدقہ او سبّہ او استخف بہ
او باحد من الانبیاء او ازری علیہم او اذاھم فھو کافرٌ باجماع

خلاصہ مطلب جو شخص ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
قصداً کذب کی نسبت کرے تبلیغ احکام شرعیہ میں یا آپ کے اخبار یعنے
خبر دینے میں یا آپ کے سچے ہونے میں شک کرے۔ یا آپ کو گالی دیوے
یا آپ کی تحقیر و توہین کرے۔ خواہ کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے یا انکی
حقارت و ذلت کی بات کرے یا کہے یا ان کو ایذا دے تو وہ شخص بالاتفاق
کافر ہے۔ نیز شفا شریف میں ہے جمیع من سب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ
او نسبہ او دینہ او خصلۃٍ من خصالہ او عرّض بہ

او شبہہ بشیٔ علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشانہ او التنقص منہ او العیب لہ فہو سابٌ لہ وحکمہ حکم السابّ یقتل ولا نستثنی من فصول ھذا الباب علی ھذا المقصد ولا نمتری فیہ تصریحا کان تلویحا انتہی۔ **علامہ محقق چلپی حاشیہ شرح وقایہ** میں لکھتے ہیں قد اجتمعت الامۃ علی ان الاستخفاف بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم وبایّ نبیّ من الانبیاء کان کفرٌ سواء فعلہ فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا بحرمۃ لیس من العلماء خلاف فی ذلک والذین نقلوا الاجماع فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا انتہی **حاصل ترجمہ** تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہو کہ تحقیر ہمارے نبی اکرم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کسی نبی کی انبیا علیہم السلام سے کفر ہے خواہ تحقیر کرنے والا اس کو حلال جانے یا حرام بہر صورت کافر ہے۔ اس میں کسی عالم کا علمائے دین سے خلاف نہیں اور جن محققین نے اس اجماع کو نقل کیا ہے اور اس میں تفصیل بات کی ہے۔ وہ بے شمار ہیں ان کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ انتہت ترجمۃ مع ادنی توضیح۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ واشرف بریتہ واحب مخلوقاتہ

واکرم موجوداتہ محمد وآلہ وصحبہ بقدر حسنہ

وجمالہ وکمالہ وبارک

فیہا جدا وسلم تسلیما

کثیرا ابدا

ابدا